ATLAS LAW FIRM
EXPERIENCE. DEDICATION. RESULTS.
• PERSONAL INJURY
• CRIMINAL DEFENSE
• FAMILY LAW
• BUSINESS LAW
9885106759 | www.AtlasLawFirm.com

روزنامہ
وفادار ہندوستان
HINDUSTAN URDU DAILY
Hyderabad - TG
حیدرآباد

Editor In Chief : M.M. Ali Khan

R. N. I. No. 62210/95

ATLAS
BUILDERS & DEVELOPERS
RESIDENTIAL • COMMERCIAL • APARTMENTS • VILLAS
QUALITY CONSTRUCTION | RELIABLE SERVICE
8686341694 | www.AtlasBuilders.com

Tuesday 10 November 2026 | صفحات (08) | قیمت (1: روپے) | ۱۴۴۷ھ | 10 نومبر 2026 | شمارہ (276) | جلد (2)

حوثیوں کی مدینہ منورہ پر میزائل حملے کی کوشش

دوحہ۔ (یو این آئی) چار ممالک کی وزارت خارجہ کی جانب سے جاری کردہ بیانات میں کہا گیا ہے کہ حملے کی یہ کوشش سعودی عرب کی خودمختاری کی خلاف ورزی ہے اور مسلمانوں کے مقدس مقامات کے حوالے سے ان کے جذبات اور حساسیت کو نشانہ بناتی ہے۔ دریں اثنا قطر نے مدینہ منورہ کو نشانہ بنانے کی کوشش کو مسلمانوں کے جذبات کو کھلے عام بھڑکانے، بشریوں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈالنے اور سعودی عرب کی خودمختاری کی خلاف ورزی قرار دیا۔ دوحہ انتظامیہ نے اس بات پر زور دیا کہ سعودی عرب کی سلامتی، اقطر اور خلیج تعاون کونسل کے ممالک کی مشترکہ سلامتی کا ایک لازمی حصہ ہے۔ حملے کی اس کوشش کو سعودی عرب کی خودمختاری کی کھلی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے کویت نے کہا کہ یہ بین الاقوامی قانون اور بین الاقوامی انسانی قانون کی خلاف ورزی ہے، اور ریاض کی جانب سے اپنی خودمختاری اور سلامتی کے تحفظ کے لیے اٹھائے گئے تمام اقدامات کی حمایت کا اعلان کیا۔ بحرین نے بھی حوثیوں کی جانب سے مدینہ منورہ پر دہشت گرد میزائل حملے اور سعودی عرب کے مشرقی علاقے پر ڈرون حملے کی شدید مذمت کی۔

فلسطینی عوام کی حمایت کی قیمت ادا کررہا سعودی عرب

نائب صدر حسین الشیخ کا اظہار خیال، بین الاقوامی معاہدوں کا احترام کرنے والی اسرائیلی حکومت کے قیام کی امید بھی ظاہر کی



ریاض۔ (ایجنسی) فلسطینی علاقوں میں سیاسی اور میدانی کشیدگی کے تسلسل کے درمیان فلسطینی نائب صدر حسین الشیخ نے کسی بھی ایسی اسرائیلی حکومت کے ساتھ نمٹنے کے لیے آمادگی کا اعادہ کیا ہے جو فلسطینی عوام کے حقوق کا احترام کرتی ہو۔ حسین الشیخ نے کہا کہ ہم اپنے عوام کے حقوق کا احترام کرنے والی کسی بھی اسرائیلی حکومت کے ساتھ کام کرنے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ انہوں نے بین الاقوامی معاہدوں کا احترام کرنے والی اسرائیلی حکومت کے قیام کی امید ظاہر کی۔ فلسطینی انتخابات کے حوالے سے حسین الشیخ نے وضاحت کی کہ انہیں ملتوی کرنے کا فیصلہ فلسطینی دھڑوں کا ایک اتفاقی فیصلہ تھا۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ فلسطینی قیادت نے انتخابی عمل کے انعقاد کیلئے ضروری سیاسی اور میدانی حالات سازگار بنانے کیلئے اسرائیل پر بین الاقوامی دباؤ ڈالنے کا مطالبہ کیا ہے۔ علاقائی تعلقات کی سطح پر فلسطینی نائب صدر نے فلسطینی مسئلے کی حمایت میں سعودی موقف کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ مملکت سعودی عرب فلسطینی عوام کی حمایت میں اپنے موقف کی قیمت ادا کررہی ہے۔ انہوں نے جزیرہ کیا کہ جو لوگ ایران کو اپنا قبلہ سمجھتا ہے وہ بیچارہ راستے سے ہٹ جائے گا۔ یہ بیانات ان اطلاعات کے بعد سامنے آئے ہیں جب فلسطینی اتھارٹی نے رواں نومبر کے آخر میں ہونے والے قانون ساز اسمبلی کے انتخابات کو ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا جس کی وجہ اس نے موجودہ سیاسی پیچیدگی اور انتظامی حالات کے قابل نظر ان کے انعقاد کی راہ میں حائل بیرونی رکاوٹوں کو قرار دیا۔ فلسطینی دھڑوں نے "الغربیہ" سے انکشاف کیا تھا کہ فلسطینی دھڑوں کے درمیان عوامی مطالبہ کی پہل کاری کو اپنائے جانے اور اسے ایک خصوصی طریقہ کار اور وقت کے مطابق ہلاڈ کرنے پر اتفاق ہوا ہے جس میں قانون ساز اسمبلی کے انتخابات کو ایک سال کیلئے ملتوی کرنا اور فلسطینی قومی کونسل کی انتخابی پارٹی کے نتائج کو منسوخ کرنا شامل ہے۔ واضح رہے آخری فلسطینی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات 2006 میں ہوئے تھے اور اس کے نتائج کے نتیجے میں فتح اور حماس کے درمیان اختلافات شدت اختیار کر گئے تھے۔ اس کے بعد جون 2007 میں حماس نے غزہ کی پٹی کا کنٹرول سنبھال لیا تھا جس سے فلسطینی سیاسی اور جغرافیائی تقسیم کی حالت مزید مستحکم ہوگئی۔

تین سال بعد فلسطینیوں کی باقیات ملبے سے نکالی گئیں

فلسطین۔ (ایجنسی) مرکزی غزہ کی پٹی کے شہر دیر البلح میں العدول خاندان کے گھر پر ہونے والے بمباری کے تین سال سے زیادہ عرصے بعد فلسطینی شہری دفاع کے عملے نے ملبے سے 13 افراد کی لاشیں (باقیات) نکالنے میں کامیابی حاصل کرلی۔ باقی لاپتہ افراد تک پہنچنے کے لیے تلاش کی کارروائیاں آگے بھی جاری ہیں۔ فلسطینی سول ایجنسی کے ایک بیان، جو منگل 3 نومبر کو میڈیا ذرائع نے نقل کیا ہے کے مطابق یہ بحالی کی کارروائی فرانک شاہد کی ٹیموں کے تعاون سے دیر البلح شہری مصالح الحدین روڈ کے علاقے میں کی گئی۔ سول ایجنسی نے وضاحت کی کہ 17 اکتوبر 2023ء کو اس گھر کو اسرائیلی بمباری کا نشانہ بنایا گیا تھا، جبکہ اس وقت گھر کے اندر تقریباً 30 افراد موجود تھے جن میں اکثریت خواتین اور بچوں کی تھی۔ مزید کہا گیا کہ ملبے کے نیچے سے صرف ایک شخص کو زندہ نکالا جا سکا، ایک اور شخص کو مردہ حالت میں نکالا جا سکا تھا، باقی تمام قربانیاں آنے والے برسوں کے دوران ملبے کے نیچے ہی دبی رہیں۔ سول ڈیفنس نے نشاندہی کی کہ نکالی گئی باقیات کو دیر البلح کے شہداء اسپتال منتقل کردیا گیا ہے تاکہ ان کی شناخت کے عمل کو مکمل کیا جاسکے اور انکے لواحقین کے لیے انہیں کے حوالے کیا جاسکے۔

واشنگٹن میں ٹرمپ کے مجوزہ یادگاری محراب کی تعمیر پر امریکی عدالت کی روک



واشنگٹن۔ (یو این آئی) امریکہ کی ایک وفاقی عدالت نے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے مجوزہ 250 فٹ (76 میٹر) اونچا یادگاری محراب کی تعمیر عارضی طور پر روکنے کا حکم دیا ہے۔ امریکی ڈسٹرکٹ جج ہیپا پالکن نے جمعہ کو جاری حکم میں منصوبے پر 14 دن تک کسی بھی قسم کی تعمیراتی سرگرمی پر پابندی عائد کردی۔ اس سے قبل ٹرمپ انتظامیہ نے گزشتہ ہفتے کہا تھا کہ تعمیراتی کام جمعرات سے شروع ہوسکتا ہے۔ نیشنل کمیشن آف فائن آرٹس (این سی ایف اے) نے جمعرات کو اس منصوبے پر لوٹ کھسوٹ طویل سماعت کی تھی، جس کے بعد دونوں افراد کی اکثریت کے باوجود کمیشن نے 8 کے مقابلے میں 4 ووٹوں سے محراب کی تعمیر کی منظوری دے دی تھی۔

امیر قطر کی امریکی صدر سے گفتگو

'مکالمہ سے خطے میں مزید کشیدگی سے بچا جاسکتا ہے'

قطر۔ (ایجنسی) امریکی اور ایرانی فریقین کے درمیان تنازعہ پائے نظر کو قریب لانے کی قطری کوششوں کے تسلسل کے دوران امیر قطر شیخ تمیم بن حمد آل ثانی نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ساتھ ٹیلی فون پر بات چیت کے دوران کشیدگی کے خاتمے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ امیر قطر نے جمعہ کے روز ٹرمپ کے ساتھ اپنی گفتگو کے دوران اس بات پر زور دیا کہ خطے کو مزید کشیدگی سے بچانے، علاقی جہاز رانی کی آزادی اور تواناکی کے وسائل کی فراہمی کے تحفظ کو یقینی بنانا انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے اختلافات کے حل کے لیے مذاکرات جاری رکھنے اور سفارتی ذرائع اختیار کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔

ایران کے قومی سلامتی کے سربراہ کی پوتن سے ملاقات

سپریم لیڈر خامنہ ای کا پیغام پہنچایا



نئی دہلی۔ (یو این آئی) روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے ماسکو میں ایران کی سپریم نیشنل سیکیورٹی کونسل کے سکریٹری حسین رضائی سے ملاقات کی جس میں علاقائی سلامتی اور امریکہ و اسرائیل کی ایران کے خلاف جنگ ختم کرنے کی سفارتی کوششوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے دوران رضائی نے ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کا ایک خط بھی پوتن کے حوالے کیا۔ ایرانی سرکاری نشریاتی ادارے پریس ٹی وی کے مطابق یہ ملاقات جمعرات کو ہوئی۔ ملاقات کے بعد رضائی نے بتایا کہ بات چیت میں کنٹے کی سلامتی کے انکلیمات اور امریکہ کی جانب سے ایران کے خلاف جاری جارحیت ختم کرانے میں روس کے تعاون پر خصوصی توجہ دی گئی۔ انہوں نے کہا، پوتن کے ساتھ ملاقے کے اہم مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا اور جنگ کے بعد کی صورتحال اور علاقائی سلامتی کے دانکلاہات کے حوالے سے اہم گفتگو ہوئی۔ رضائی کے مطابق، روسی رہنماؤں نے تواوائی کے شعبے میں خاندان کو فروغ دینے کے منصوبوں پر بھی بات کی، جن میں روس سے ایران تک گیس پائپ لائن کی تعمیر شامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ خامنہ ای نے انہیں جلد از جلد پوتن تک اپنا پیغام پہنچانے کی ہدایت دی تھی۔ ان کے مطابق، ماسکو کا یہ دورہ تقریباً ایک ماہ قبل طے کیا گیا تھا، لیکن حملے کی قومی صورتحال پر روزانہ ہونے والی مشاورت کے باعث اسے ملتوی کرنا پڑا۔ تاہم انہوں نے خامنہ ای کے خط کے مندرجات ظاہر نہیں کیے۔

نائو کا ہنگامی اجلاس، یوکرین کے حوالے سے غور

برسلز۔ (یو این آئی) نیٹو۔یوکرین کونسل کا ایک ہنگامی اجلاس برسلز میں مستقل نمائندوں کی سطح پر منعقد ہوا، تاکہ یوکرین دفاعی رابطہ گروپ کے اجلاس سے قبل یوکرین روس سے لاحق خطرات اور دیگر فوری دفاعی ضروریات کے بارے میں اتحادیوں کو آگاہ کرسکے۔ یوکرین کے نیٹو مشن کے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری کردہ بیان کے مطابق نیٹو۔یوکرین کونسل کا اجلاس میں ہونے والے اس اجلاس کی صدارت سیکرٹری جنرل مارک روتے نے کی۔ یوکرین کے یورپی انٹیگریشن کے ذمہ دار وزیر برائے دفاع سرگی پوپکو نے اجلاس میں ذاتی طور پر شرکت کی جبکہ یوکرین کی مسلح افواج کے قائم مقام چیف آف کمانڈ رائن ہیڈ۔ بریگیڈیئر جنرل سری سوکو ویڈ یو کانفرنس کے ذریعے شریک ہوئے۔ دونوں شخصیات نے روس سے لاحق خطرات کی نوعیت اور وسعت کے بارے میں اتحادیوں کو تازہ ترین معلومات فراہم کیں اور یوکرین کی فوری دفاعی ضروریات کے ساتھ ساتھ اگلے سال کی ترجیحات سے بھی آگاہ کیا۔

متحدہ عرب امارات کی اے ڈی این اوسی کا گجرات انرجی کو 40 لاکھ ٹن ایل این جی فراہم کرنے کا معاہدہ



احمد آباد۔ (یو این آئی) متحدہ عرب امارات کی ابوظہبی نیشنل آئل کمپنی (اے ڈی این اوسی) اور بھارت کی ریاست گجرات انرجی لمیٹڈ نے دونوں ملکوں کے درمیان توانائی تعاون کو مزید مستحکم کرنے کے لیے طویل مدتی قدرتی گیس (ایل این جی) کی فروخت کا معاہدہ کیا ہے۔ اے ڈی این اوسی نے جمعہ کو اعلان کیا کہ اس نے گجرات انرجی لمیٹڈ کے ساتھ فروخت اور خریداری کے ایک طویل مدتی معاہدے (ایس پی اے) پر دستخط کیے ہیں۔ اس کے تحت اے ڈی این اوسی کی ملکیتی بین الاقوامی سرمایہ کاری کمپنی ایکس آر جی کے عالمی گیس پورٹ فولیو سے بھارت کو ایل این جی فراہم کی جائے گی۔ یہ گیس آر جی کے مین الاقوامی پورٹ فولیو سے کی پہلی فراہمی ہوگی۔ معاہدے کے تحت گجرات انرجی کو 2028 سے شروع ہونے والے اس بارہ سال کے دوران زیادہ سے زیادہ 40 لاکھ ٹن ایل این جی فراہم کی جائے گی۔

ترکیہ: پارلیمنٹ نے مکہ دفاعی معاہدے کو منظوری دی

انقرہ۔ (یو این آئی) ترکی کی پارلیمنٹ نے ترکی، سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان ہونے والے دفاعی معاہدے کو منظوری دے دی ہے۔ پارلیمنٹ نے جمعرات کو ہونے والی رائے شماری کے حق میں 279 ارکان کے ووٹ دیے، جبکہ 119 ارکان نے اس کی مخالفت میں ووٹ دیا۔ کسی بھی رکن نے دوران سے ووٹنگ سے دوری اختیار نہیں کی۔ پارلیمنٹ نے کہا کہ اس کو منظوری دے دی گئی ہے۔ یہ معاہدہ ترکی کے صدر رجب طیب اردوان کے دستخط کے بعد نافذ ہوگا۔ واضح رہے کہ مشترکہ دفاعی معاہدے پر اس سال 17 اگست کو سعودی عرب، پاکستان اور ترکی نے دستخط کیے تھے۔

ایران کو تباہ کرنے کے حق میں نہیں ٹرمپ

تہران اور واشنگٹن جوہری تجاویز کا جائزہ لے رہے ہیں

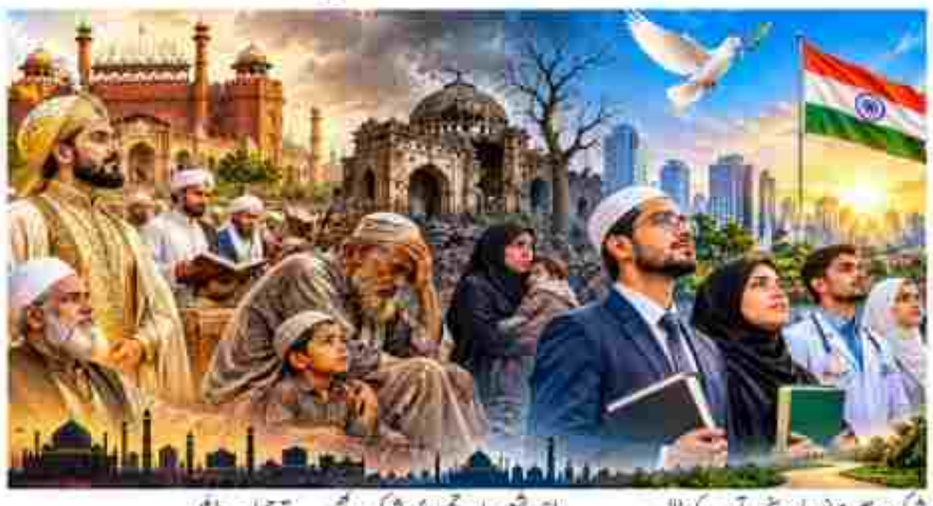


نئی دہلی۔ (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ ایران کو تباہ کرنا نہیں چاہتے تاہم انہوں نے مزید حملوں کا حکم دینے کا امکان بھی مسترد نہیں کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ اس بارے میں فیصلہ جلد ہی سامنے آجائے گا۔ یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب واشنگٹن اور تہران ایران کے جوہری پروگرام سے متعلق تجاویز کا جائزہ لے رہے ہیں۔ ٹرمپ نے جمعرات کو یہ بیان امریکہ میں وسط مدتی انتخابات میں ریپبلکن پارٹی کی بھاری اکثریت کے دو دن بعد دیا۔ ٹرمپ اور ان کی صدر بننے کی مہم نے اس انتخابی نتیجہ کی ایک وجہ ایران کے خلاف غیر مقبول جنگ کو قرار دیا ہے۔ امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگستھ نے ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکنے کے لیے فوجی کارروائی کو ایک جنگی مہم قرار دے کر اس کا دفاع کیا تاہم وسط مدتی انتخابات کے بعد انہیں سخت تنقید اور سوالات کا سامنا ہے۔ ٹرمپ نے ابتدا میں عوامی طور پر ایران کی حمایت کی ہے۔ دوسری آبزرویشنات کے ساتھ ہی مذاکراتی سرگرمیوں میں تیزی ہوگئی ہیں۔ نیویارک ٹائمز نے جمعرات کو پانچ عہدیداروں کے حوالے سے بتایا کہ ان میں دو ایرانی اور ایک امریکی عہدیدار بھی شامل ہیں، تہران قطر کی قیادت میں ثالثوں کی جانب سے پیش کردہ ایران کے جوہری پروگرام سے متعلق نئی تجاویز کا جائزہ لے رہا ہے۔ ایک سینئر ایرانی عہدیدار نے بھی انکشاف کیا کہ واشنگٹن قطر کے ذریعے تہران کی تجاویز کی جانچ کی جارہی ہے۔ تاہم ان کے مطابق بات چیت ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے۔ ٹرمپ اور نائب صدر جے ڈی وینس نے اس انتخابی نقصان کی ایک وجہ ایران کے خلاف غیر مقبول جنگ اور اس کے معاشی اثرات کو بھی قرار دیا ہے۔ امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگستھ نے ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکنے کے لیے فوجی کارروائی کو ایک جنگی مہم قرار دے کر اس کا دفاع کیا تاہم وسط مدتی انتخابات کے بعد انہیں سخت تنقید اور سوالات کا سامنا ہے۔ ٹرمپ نے ابتدا میں عوامی طور پر ایران کی حمایت کی ہے۔ دوسری آبزرویشنات کے ساتھ ہی مذاکراتی سرگرمیوں میں تیزی ہوگئی ہیں۔ نیویارک ٹائمز نے جمعرات کو پانچ عہدیداروں کے حوالے سے بتایا کہ ان میں دو ایرانی اور ایک امریکی عہدیدار بھی شامل ہیں، تہران قطر کی قیادت میں ثالثوں کی جانب سے پیش کردہ ایران کے جوہری پروگرام سے متعلق نئی تجاویز کا جائزہ لے رہا ہے۔ ایک سینئر ایرانی عہدیدار نے بھی انکشاف کیا کہ واشنگٹن قطر کے ذریعے تہران کی تجاویز کی جانچ کی جارہی ہے۔ تاہم ان کے مطابق بات چیت ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ایران کو تباہ کرنا نہیں چاہتے اور مزید حملوں کا حکم دینے کا امکان بھی مسترد نہیں کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ اس بارے میں فیصلہ جلد ہی سامنے آجائے گا۔ یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب واشنگٹن اور تہران ایران کے جوہری پروگرام سے متعلق تجاویز کا جائزہ لے رہے ہیں۔ ٹرمپ نے جمعرات کو یہ بیان امریکہ میں وسط مدتی انتخابات میں ریپبلکن پارٹی کی بھاری اکثریت کے دو دن بعد دیا

مسلمانانِ ہند اور موجودہ صورتِ حال: چیلنجز، امکانات اور مستقبل کی راہیں



محمد انصار ندوی
چندرین پور، مدھوبنی
رابطہ: 8877174244



تاریخ کے سینے میں قوموں کے عروج و زوال کی کئی ہی داستانیں محوِ خواب ہیں؛ کہیں عظمت کے مینار آسمان سے ہم کلام ہیں، کہیں وقت کی بے رحم گردش نے بلند و بالا عمارتوں کو خاک میں ملا دیا ہے، اور کہیں شکست و یراروں کے درمیان امید کا کوئی چراغ آج بھی صبح نو کی بشارت دے رہا ہے۔ قوموں کی زندگی بھی عجیب داستان ہے؛ کبھی وہ اپنے علم و کردار سے زمانے کی پیشانی پر اپنے نقوش ثبت کرتی ہیں، کبھی حالات کی گرد میں اپنی شناخت تلاش کرتی ہیں، اور کبھی اپنے ہی ماضی کے آئینے میں مستقبل کی صورت گری کرتی ہیں۔ مسلمانانِ ہند آج تاریخ کے اسی دوراہے پر کھڑے ہیں، جہاں ماضی کی عظمت، حال کی آزمائشیں اور مستقبل کے امکانات ایک دوسرے سے ہم کلام ہیں۔ یہ وقت محض حالات کے گزرنے کا نہیں، بلکہ شعور کے بیدار ہونے، فکر کے سنورنے اور نئی منزلوں کے تعین کا وقت ہے۔

یہ سوال اپنی پوری معنویت کے ساتھ ہمارے سامنے کھڑا ہے کہ جس قوم نے کبھی علم و حکمت کے چراغوں سے دنیا کے افق روشن کیے، جس نے تہذیب و تمدن کی تعمیر میں اپنا حصہ ادا کیا، جس کے اہلِ علم نے تحقیق و اجتہاد کی نئی راہیں کھولیں، وہ آج اپنی اجتماعی زندگی کے کن مراحل سے گزر رہی ہے؟ اور اس سے بھی اہم سوال یہ ہے کہ وہ اپنے روشن ماضی کی یاد کو مستقبل کی تعمیر کا وسیلہ کیسے بنائے؟

مسلمانوں کی تاریخ کا ایک ایسا سنہرا باب بھی ہے جس کی تابندگی صدیوں کے فاصلے کے باوجود کم نہیں ہوئی۔ بغداد کی علمی رونق، قرطبہ کی تہذیبی شان، دمشق کی علمی روایت اور اسلامی دنیا کے مختلف مراکز کی تحقیقی سرگرمیاں اس عہد کی روشن یادگار ہیں۔ جب علم و حکمت کی محفلیں فروزاں تھیں، جب فلسفہ، طب، ریاضی، فلکیات، جغرافیہ اور ادب کے میدانوں میں نئی منزلیں دریافت ہو رہی تھیں، جب انسانیں انسانی ذہنوں کے دریچے کھول رہی تھیں اور تحقیق فکر و نظر کو وسعت عطا کر رہی تھی، اس وقت اسلامی تہذیب نے عالمی تاریخ کے افق پر اپنی ایک منفرد شناخت قائم کی۔

اس سنہرے دور کی عظمت کا راز صرف فتوحات، اقتدار یا دولت میں نہیں تھا؛ اس کی روح علم کی جستجو، فکر کی وسعت، تحقیق کی لگن، اخلاق کی پاکیزگی اور علمی اداروں کی سرپرستی میں مضمر تھی۔ مسلمان اہلِ علم نے مختلف تہذیبوں کے علمی سرمایے سے استفادہ کیا، اسے اپنی تحقیق و اجتہاد سے نئی وسعتیں عطا کیں اور انسانی تہذیب کے ارتقا میں قابلِ قدر کردار ادا کیا۔ یہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ قوموں کے عروج کا راستہ تلواروں سے زیادہ قلم، اقتدار سے زیادہ علم اور دعووں سے زیادہ عمل سے روشن ہوتا ہے۔

ہندوستان کی سرزمین بھی مسلمانوں کی علمی، ادبی اور تہذیبی خدمات کی گواہ ہے۔ اس سرزمین پر مسلمانوں نے مختلف ادوار میں علم و ادب، زبان و ثقافت، فنون، معماری، تجارت اور سماجی زندگی کے متعدد شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کا اظہار کیا۔ دہلی، آگرہ، لکھنؤ اور دیگر مراکز نے علمی و تہذیبی روایت کو فروغ دیا۔ اردو زبان و ادب کی تشکیل و ترقی، مدارس و مکاتب کی روایت، علمی و ادبی اداروں کا قیام اور فنِ تعمیر کی عظیم یادگاریں اس تاریخی وابستگی کے روشن نقوش ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں کی تاریخ کو صرف سیاسی عروج و زوال کے زاویے سے دیکھنا اس کے تہذیبی، علمی اور انسانی کردار کو محدود کر دینا ہے۔ ان کی تاریخ اس ملک کی مشترکہ تہذیب اور اجتماعی زندگی کا ایک اہم باب ہے۔

لیکن تاریخ کا ایک المیہ یہ بھی ہے کہ کبھی کبھی قومیں اپنے ماضی کی عظمت کے حصار میں اس طرح محصور ہو جاتی ہیں کہ حال کی ذمہ داریاں ان کی نگاہوں سے اوجھل ہونے لگتی ہیں۔ ماضی کی یاد اگر مستقبل کی تعمیر کا حوصلہ دے تو نعمت ہے، لیکن اگر وہ عمل کی جگہ لے لے تو ایک خوب صورت خواب بن کر رہ جاتی ہے۔ تاریخ کا حقیقی احترام اس کے روشن صفحات کو دہرانے میں نہیں، بلکہ ان سے سبق حاصل کر کے نئی تاریخ رقم کرنے میں ہے۔ مسلمانوں کے سنہرے دور نے ہمیں علم، تحقیق، فکری وسعت اور اخلاقی استقامت کا جو سبق دیا تھا، آج اس کی روشنی میں اپنی اجتماعی زندگی کا جائزہ لینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

موجودہ ہندوستانی مسلمانوں کی صورتِ حال کئی پیچیدہ مسائل اور آزمائشوں سے عبارت ہے۔ سیاسی نمائندگی، تعلیمی پسماندگی، معاشی کمزوری، سماجی تحفظ، مذہبی آزادی اور قومی زندگی میں مؤثر شرکت جیسے موضوعات سنجیدہ توجہ کے طالب ہیں۔ حالات کا تقاضا ہے کہ ان مسائل کو نہ جذبات کی دھند میں دیکھا جائے اور نہ ہی حسی کی تاریکی میں گم ہونے دیا جائے۔ حقیقت پسندی، فکری دیانت اور تعمیری شعور کے ساتھ ان کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ شکایت اگر بیداری پیدا کرے تو مفید ہے لیکن اگر وہ مایوسی اور بے عملی کا دروازہ کھول دے تو اپنی قوت کھو دیتی ہے۔

تعمیرِ نو چراغ ہے، اس کی روشنی میں قومیں اپنے مستقبل کی راہیں دیکھتی ہیں۔ مسلمانوں کے سنہرے دور کی بنیاد بھی علم و تحقیق پر تھی اور آج ان کی ترقی کا راستہ بھی اسی سرچشمے سے فیض یاب ہو سکتا ہے۔ دینی علوم کی حفاظت اور عصری علوم میں پیش رفت ایک دوسرے کی ضد نہیں، بلکہ ایک متوازن علمی زندگی کے دو اہم پہلو ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں کو ایسی نسل تیار کرنے کی ضرورت ہے جو دینی و اخلاقی اقدار سے وابستہ ہونے کے ساتھ سائنس، ٹیکنالوجی، طب، قانون، معاشیات اور تحقیق کے میدانوں میں بھی اپنی صلاحیتوں کا اظہار کر سکے۔ تعلیم محض روزگار کی کنجی نہیں، بلکہ فکری آزادی، کردار کی پختگی اور اجتماعی ترقی کا بنیادی وسیلہ ہے۔

معاشی خود مختاری بھی قومی زندگی کے وقار اور استحکام کی ایک اہم بنیاد ہے۔ معاشی کمزوری صرف فرد کے وسائل کو محدود نہیں کرتی، بلکہ اس کے اجتماعی اعتماد اور سماجی اثرات کو بھی متاثر کرتی ہے۔ تجارت، صنعت، جدید کاروبار، فنی تربیت اور پیشہ وارانہ مہارتوں میں ترقی مسلمانوں کے لیے نئے امکانات پیدا کر سکتی ہے۔ نوجوانوں کی صلاحیتوں کو روزگار اور آجر بننے کی راہ دکھانا ہے۔ اداروں کی عظمت صرف ان کی تاریخی شہرت یا تعمیری وسعت میں نہیں، بلکہ ان کی علمی افادیت، تربیتی صلاحیت اور مستقبل کی تیاری میں بھی پوشیدہ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ادارے باہمی تعاون سے بلند ہو کر تعلیم، تحقیق، تربیت اور انسانی خدمت کا اپنی قوت اصلاح کی علامت ہے۔

تاریخ کے طویل سفر میں مسلمانوں نے علم و حکمت کے چراغ روشن کیے، تہذیب و تمدن کے نئے باب رقم کیے اور انسانی ترقی میں اپنی صلاحیتوں کا اظہار کیا۔ ہندوستان میں ان کی تاریخی خدمات بھی اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ مسلمان اس سرزمین کی تہذیبی اور اجتماعی زندگی کا ایک اہم حصہ رہے ہیں۔ لیکن ماضی کی عظمت کا اصل تقاضا یہ نہیں کہ ہم اس کے قصیدے پڑھتے رہیں، بلکہ یہ ہے کہ اس کی علمی روح کو اپنے حال میں زندہ کریں اور اس کے روشن اصولوں سے اپنے مستقبل کی بنیاد رکھیں۔

آج مسلمانانِ ہند کے سامنے چیلنجز بھی ہیں اور امکانات بھی؛ اندیشے بھی ہیں اور امید کے روشن دریچے بھی۔ تاریخ کا چراغ ہمارے ہاتھ میں ہے، لیکن اس کی روشنی میں آگے بڑھنے کے لیے عزمِ بصیرت اور عمل کی ضرورت ہے۔ علم کو اپنی قوت، کردار کو اپنی پہچان، اتحاد کو اپنا سرمایہ، خدمت کو اپنا شعار اور آئینی و جمہوری شعور کو اپنی رہنمائی بنانا ہوگا۔ قوموں کی تقدیر محض حالات کی گردش سے نہیں بدلتی، بلکہ فکری و عملی جدوجہد سے بدلتی ہے۔ اب یہ ہم پر ہے کہ ہم ماضی کی روشنی میں حال کی راہ متعین کرتے ہیں یا ماضی کی یاد کو مستقبل کی تعمیر کا وسیلہ بناتے ہیں۔

نوجوان کسی مسلمانانِ ہند کے مستقبل کا روشن چراغ ہے۔ ان کے اندر موجود صلاحیتیں، تحقیقی فکر اور بلند عزائم اگر علم دار، اور صحیح رہنمائی سے آراستہ ہو جائیں تو وہ تاریخ کے نئے باب رقم کر سکتے ہیں۔ نوجوانوں کو ماضی کی عظمت سے واقف کرانا ضروری ہے لیکن انہیں مستقبل کے امکانات سے آشنا کرنا اس سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ انہیں یہ یقین دلانا ہوگا کہ حالات کی تلخی صلاحیتوں کا خاتمہ نہیں کرتی، بلکہ صحیح رہنمائی اور مسلسل جدوجہد کے ذریعے نئی راہیں پیدا کی جا سکتی ہیں۔ خواتین کی تعلیم و تربیت اور سماجی ترقی کو بھی اسی اجتماعی سفر کا لازمی حصہ سمجھنا چاہیے۔

ہندوستان کی تہذیبی رنگا رنگی اور مذہبی تنوع اس سرزمین کی ایک اہم شناخت ہے۔ اس مشترکہ زندگی کو باہمی احترام، انصاف، مکالمے اور ذمہ دارانہ شہری کردار سے مضبوط بنایا جا سکتا ہے۔ مسلمانانِ ہند کو اپنی مذہبی و تہذیبی شناخت کے تحفظ کے ساتھ دوسرے طبقات سے مثبت روابط قائم رکھنے چاہئیں۔ اختلافات کو نفرت کا ذریعہ بنانے کے بجائے مکالمے اور تعاون کے ذریعے مشترکہ مسائل کا حل تلاش کرنا چاہیے۔ اپنی شناخت پر قائم رہتے ہوئے دوسروں کے حقوق اور وقار کا احترام کرنا بھی ایک مستحکم اور متوازن معاشرے کی علامت ہے۔

اس پورے منظرنامے میں خود احتسابی کی اہمیت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ یہ درست ہے کہ بہت سے مسائل کا تعلق بیرونی حالات اور سماجی و سیاسی عوامل سے ہے لیکن دانشمندانہ تجزیہ یہ بھی بتاتا ہے کہ حالات کی تلخی صلاحیتوں کا خاتمہ نہیں کرتی۔ بلکہ صحیح رہنمائی اور مسلسل جدوجہد کے ذریعے نئی راہیں پیدا کی جا سکتی ہیں۔ خواتین کی تعلیم و تربیت اور سماجی ترقی کو بھی اسی اجتماعی سفر کا لازمی حصہ سمجھنا چاہیے۔

ہندوستان کی تہذیبی، لسان

نعت، غزل ورباعیات کے تناظر میں شمیم انجم وارثی کا شعری سفر



سہیل ساحل

اردو ادب کی تاریخ ایسے کلیشے کاروں سے بھری پڑی ہے جنہوں نے اپنی فکری گہرائی اور فنی انفرادیت کے ذریعے نہ صرف ادب کو نئی جہات سے روشناس کرایا، بلکہ اپنے دور کے قارئین کی ذہنی تربیت بھی کی۔ اسی روایت کی ایک روشن مثال شمیم انجم وارثی کی ہے، جنہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے نعت، غزل اور رباعی کے اصناف میں اپنی ایک منفرد شناخت قائم کی۔ ان کا تعلق مغربی بنگال کے ایک ایسے علمی و ادبی خانوادے سے ہے جہاں شعر و سخن کو محض تفریح نہیں بلکہ عبادت اور ریاضت کا درجہ حاصل رہا ہے۔ یہی پس منظر ان کی شاعری میں ایک خاص قسم کی سنجیدگی، شائستگی اور فکری توازن پیدا کرتا ہے۔

شمیم انجم وارثی کا شمار ان شاعروں میں ہوتا ہے جو اپنے عہد کے سماجی، اخلاقی اور روحانی مسائل کو براہِ راست بیان کرنے کے بجائے استعارے، علامت اور تلمیح کے پردے میں پیش کرتے ہیں۔ ان کی شاعری میں جذبات کی شدت تو موجود ہے، مگر وہ کبھی بے قابو نہیں ہوتی۔ ہر شعر میں ایک ٹھہراؤ، ایک سوچا سمجھا رویہ نظر آتا ہے، جو قاری کو جذباتی سطح سے اٹھا کر غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ یہ خصوصیت ان کی غزل میں خاص طور پر نمایاں ہے، جہاں روایتی مضامین کو نئے زاویے سے برتا گیا ہے۔

نعت گوئی شمیم انجم وارثی کی شاعری کا سب سے روشن اور مقدس حوالہ ہے۔ ان کی نعتیہ شاعری میں عقیدت کے ساتھ ساتھ ایک گہرا فکری شعور بھی ملتا ہے۔ وہ نعت کو صرف مدح نہیں سمجھتے بلکہ اسے اپنے ایمان، کردار اور سماجی ذمہ داری کا آئینہ بناتے ہیں۔ ان کے نعتیہ اشعار میں سادگی، سلاست اور روحانی تاثر کا حسین امتزاج ملتا ہے۔ وہ ایک ہمہ جہت ادیب محقق، نقاد اور مدیر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ ان کا کلام صرف ادبی ذوق کی تسکین کا ذریعہ ہے بلکہ اس میں معنوی گہرائی اور اسلوبیاتی ہندت بھی پائی جاتی ہے۔

شمیم انجم وارثی کا تعلق مغربی بنگال (بھارت) سے ہے۔ وہ ایک ایسے علمی و تہذیبی ماحول میں پروان چڑھے جہاں مطالعہ اور تحقیقی سرگرمیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اسی ماحول نے ان میں ادب سے محبت اور شاعری کا ذوق پیدا کیا۔ انہوں نے اپنی علمی زندگی تدریس اور تحقیق کے میدان میں گزاری اور ساتھ ہی ادب کی خدمت کو بھی اپنی زندگی کا مقصد بنایا۔ شمیم انجم وارثی بنیادی طور پر شاعر ہیں، مگر ان کی شخصیت صرف شاعری تک محدود نہیں۔ انہوں نے نعتیہ شاعری کو اپنے مخصوص لب و لہجے کے ساتھ نیا رنگ دیا۔ ان کی نعتوں میں عقیدت کے ساتھ ساتھ ایک گہرا فکری شعور بھی

نیوزی لینڈ انتخابات: دو بڑی جماعتوں کے درمیان کانٹے کا مقابلہ

ابتدائی نتائج میں دونوں کو تقریباً 30 فیصد ووٹ





آکلینڈ (یو این آئی) نیوزی لینڈ کے عام انتخابات کے ابتدائی نتائج میں حکمراں نیشنل پارٹی اور اہم اپوزیشن جماعت لیبر پارٹی کے درمیان سخت مقابلہ دکھائی دے رہا ہے۔ 50 فیصد سے زیادہ ووٹوں کی گنتی مکمل ہونے کے بعد دونوں جماعتوں کو تقریباً دونوں کا تقریباً 30، 30 فیصد حاصل ہوا ہے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق نیشنل پارٹی کی قیادت والے موجودہ تین جماعتی حکمراں اتحاد کو پارلیمنٹ میں محض ایک نشست کی اکثریت ملنے کا امکان ہے۔ اس انتخاب میں معاشی مشکلات اور دونوں بڑی سیاسی جماعتوں سے دوٹروں کی مایوسی اہم موضوعات رہے۔ کمیشن نے کہا کہ انتہائی پسند سینٹرلسٹ پارٹی 'آپ' چھوٹی پارٹیاں پانچ فیصد ووٹوں کی حد عبور کرکے پارلیمنٹ میں داخل ہونے میں کامیاب ہوسکتی ہے۔ ایسی صورت میں حکومت سازی کے عمل میں ان کا کردار فیصلہ کن ہوسکتا ہے۔ ووٹنگ ہفتہ کی صبح 9 بجے (جمعہ کو 20:00 جی ایم ٹی) شروع ہوئی اور شام 7 بجے (سنیچر کو 6:00 جی ایم ٹی) اختتام پذیر ہوئی۔ نیوزی لینڈ کا الیکشن کمیشن ہفتہ کی انتخابی رات کے اختتام تک 95 فیصد پولنگ مراکز کے ابتدائی نتائج جاری کرنے کا ہدف رکھتا ہے۔ یہ دن بھر متیم نیوزی لینڈ کے شہریوں کے دونوں سمت حتمی نتائج 27 نومبر تک آنے کی توقع ہے۔ تاہم نئی حکومت کی تشکیل کیلئے کوئی مقرر مدت نہیں ہے۔ نیوزی لینڈ کے 2026 کے انتخابات کو بعض حلقوں میں 'سپر مارکیٹ الیکشن' بھی کہا گیا، کیونکہ اشیائے خوردونوش کی قیمتوں اور سپر مارکیٹوں کے درمیان مسابقت کا معاملہ سیاسی جماعتوں کیلئے انتخابی مہم کا اہم موضوع بن گیا تھا۔ نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ کے سابق رکن اور چیف لیبر دونوں جماعتوں کی قیادتوں میں وزیر رہ چکے پیٹر ڈین نے کہا کہ یہ انتخاب دراصل مہنگائی اور اخراجات زندگی کا انتخاب ہے، جس میں ووٹر بنیادی طور پر یہ دیکھ رہے ہیں کہ کون سا جماعت سیاسی اتحاد عوام پر بڑھتے ہوئے اخراجات کا بوجھ کم کرنے کی بہتر صلاحیت رکھتا ہے۔

روس کا کیف پر میزائل حملہ، رہائشی عمارتوں کو نقصان



کیف (یو این آئی) یوکرین کے دارالحکومت کیف کے میئر نے کہا ہے کہ روسی فوج نے شہر پر میزائل حملہ کیا ہے۔ یہ حملہ صدر ولادیمیر زیلنسکی کے اس اعتماد کے بعد ہوا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ روس توانائی کے مراکز، پلوں اور دیگر بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے کے لیے نئے حملوں کی تیاری کر رہا ہے۔ کیف کے میئر وٹالی کلیچکو کے مطابق، ہفتہ کو ہونے والے حملے کے بعد میزائل کا ملبہ ایک رہائشی عمارت سے گرایا، جس سے اسے نقصان پہنچا۔ کلیچکو نے ٹیلی گرام پر لکھا، کیف کے مضافات میں دھماکے ہوئے ہیں۔ دشمن بیلسٹک میزائلوں کے ذریعے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ملبہ دارالحکومت کے مغربی علاقے میں واقع پانچ منزلہ رہائشی عمارت پر گرا۔ ایک دوسری رہائشی عمارت کا اگلا حصہ بھی متاثر ہوا ہے۔ شہری فوجی انتظامیہ نے ٹیلی گرام پر بتایا کہ حملے میں دو افراد زخمی ہوئے ہیں، جبکہ ایک عمارت کو بھی نقصان پہنچا ہے جس میں کنڈرگارٹن قائم ہے۔ حملے کے کئی گھنٹے بعد بھی دشام نے شہریوں کو مزید حملوں کے خدشے کے پیش نظر محتاط رہنے کی ہدایت جاری رکھی۔ یہ حملے ایسے وقت ہوئے ہیں جب زیلنسکی نے کہا ہے کہ ان کی حکومت مغربی اتحادیوں سے اس بارے میں ٹھوس ضمانتیں حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ جنگ کے خاتمے کے بعد یوکرین کی سلامتی کے لیے تعاون کس طرح فراہم کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بات روسی ایک انٹرویو میں کی۔ اس سے قبل برسلز میں اتحادی ممالک کے درمیان دو روز تک مذاکرات ہوئے تھے۔ برسلز مذاکرات میں جنگ کے بعد یوکرین کی تعمیر نو، اگلے سال کیلئے مالی وسائل اور مغربی اتحادیوں کی حمایت سے فراہم کی جانے والی سلامتی کی ضمانتوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ یوکرین کے چیف مذاکرات کار رستم عمروف نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ ان اجلاسوں میں امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی اور یورپی یونین کے حکام کے علاوہ عالمی بینک اور امریکی سرمایہ کاری گروپ بلیک راک کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ یہ حملے امریکہ کی قیادت میں یوکرین اور روس کے درمیان ہونے والے مذاکرات سے تین روز قبل کیے گئے ہیں۔ یہ مذاکرات ابوظہبی میں شروع ہونے والے ہیں، جن کا مقصد چار سال سے زائد عرصے سے جاری جنگ کا حل تلاش کرنا ہے۔ اس نوعیت کے آخری مذاکرات فروری میں ہوئے تھے۔ جمعرات کو امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ روس اور یوکرین کے درمیان امن معاہدہ جلد طے پا سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بات روسی صدر ولادیمیر پوتن کے خصوصی ایلچی کیریل دمتریف سے دو الگ الگ ملاقاتوں کے بعد کہی۔ ٹرمپ نے واضح کیا کہ جمعرات کو ان کی یوکرینی وفد سے ملاقات نہیں ہوئی۔ امریکی صدر اور دمتریف کی ملاقات اسی روز ہوئی جب خاتون اول میلانیا ٹرمپ نے روسی اور یوکرینی نمائندوں کے ساتھ ایک سفارتی اجلاس کی میزبانی کی۔

چین کے اگلے خلائی مشن میں پاکستانی خلاباز بھی ہوگا شامل

شینژو-24 مشن کے ذریعے خلائی اسٹیشن پہنچنے والا پہلا غیر ملکی شہری بننے کا اعزاز حاصل ہوگا



بیجنگ (یو این آئی) چین کی انسانی خلائی پرواز ایجنسی نے اپنے آئندہ خلائی مشن شینژو-24 کیلئے ایک پاکستانی خلاباز کو پہلا اسٹرونٹ کے طور پر منتخب کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ چین کے خلائی اسٹیشن کا دورہ کرنے والا پہلا غیر ملکی شہری بن جائے گا۔ چینی سرکاری میڈیا نے ہفتہ کو بتایا کہ پاکستانی خلاباز چین کے پائلٹ ایڈ روا ایجنسی ونگ کے تحت دوطرفہ تعاون کے حصے کے طور پر شینژو-24 مشن میں شامل ہوگا۔ چین نے تاحال منتخب خلاباز کا نام ظاہر نہیں کیا ہے اور نہ ہی اس کی روانگی کی تاریخ بتائی ہے، تاہم توقع ہے کہ یہ مشن رواں سال کے اختتام تک انجام پائے گا۔ پاکستانی پائلٹ ڈیپٹن علی اور فرام وادنے اس مشن کی تیاری کے لیے چین میں واقع چائنا مینڈرن ایوی ایشن ایجوکیشن کالج میں تربیت حاصل کی ہے۔ گزشتہ فروری میں پاکستان اور چین نے، جو طویل عرصے سے اسٹریٹیجک اور دفاعی شراکت دار ہیں، ایک معاہدے پر دستخط کیے تھے، جس کے تحت چینی حکومت نے پاکستانی خلابازوں کی تربیت کا پروگرام شروع کیا گیا۔ چین پاکستان کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار اور اہم غیر ملکی سرمایہ کار بھی ہے۔ چائنا مینڈرن ایوی ایشن کارپوریشن پاکستان کا پہلا فیری روور 'جینگ-1' بھی چائنہ پر بھیجے گا۔ 35 کلوگرام وزنی اس روور میں تعلیمی سائنسی آلات نصب ہوں گے جن کی مدد سے چاند پر پانی، ہیلیم-3 کے وسیع ذخائر اور قمری مٹی کی ساخت کا تجزیہ کیا جائے گا۔ تربیتی پروگرام میں عملی آپریشنل مشقوں کے ساتھ چینی زبان کی گہری تربیت بھی شامل ہے، تاکہ منتخب امیدواروں کو خلائی مشن کیلئے تیار کیا جاسکے۔ بیجنگ کے سرکاری نشریاتی ادارے چائنا سینٹرل ٹیلی ویژن (سی سی ٹی وی) کے مطابق مختصر مدت کے خلائی قیام اور مدار میں پرواز مکمل کرنے کے بعد خلاباز شینژو-23 خلائی جہاز کے ذریعے زمین پر واپس آئیں گے۔ واضح رہے کہ چین نے گزشتہ چند برسوں کے دوران اپنے خلائی پروگرام میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کی ہے اور اس شعبے میں اپنے اہم حریف امریکہ کے ساتھ مسابقت کو آگے بڑھایا ہے۔ چین کا ہدف 2030 تک خلابازوں کو چاند پر اتارنا ہے۔ امریکہ، روس اور چین چاند پر جوہری ری ایکٹر نصب کرنے کی دوڑ میں بھی شامل ہیں۔ امریکی خلائی ادارے ناسا نے 2030 کے اختتام تک چاند پر جوہری ری ایکٹر تیار کرنے کا منصوبہ پیش کیا ہے، جبکہ روس چین کے ساتھ مل کر 2036 تک ایسا ہی منصوبہ مکمل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ان ری ایکٹروں سے چاند کے گہرے گڑھوں میں موجود جمد پانی کی کان کنی کے لیے توانائی فراہم کی جائے گی۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ اس پانی کو پینے کے پانی، راکٹ ایندھن کے راکٹ ایندھن کے لیے ہائیڈروجن اور آکسیجن میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

ہیوسٹن کے میئر نے پولیس کے امیگریشن ادارے آئی سی ای کے ساتھ تعاون کیا محدود

ہیوسٹن (یو این آئی) امریکی ریاست ٹیکساس کے سب سے زیادہ آبادی والے شہر ہیوسٹن کے میئر نے شہری پولیس کو امریکی امیگریشن اینڈ کسٹمز انفورسمنٹ کے ساتھ تعاون میں نمایاں کمی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ میئر جان ہوٹمائر نے جمعہ کو اس سلسلے میں ایک انتظامی حکم نامہ جاری کیا۔ یہ اقدام ایسے وقت کیا گیا ہے جب وفاقی طور پر امیگریشن کے مشبوط گڑھ سمجھی جانے والی ریاست ٹیکساس میں حالیہ وسط مدتی انتخابات کے دوران ڈیموکریٹس نے ریاستی سطح کے تمام اہم عہدوں پر کامیابی حاصل کی ہے۔ ہوٹمائر کے مطابق نئے حکم نامے کے تحت ہیوسٹن پولیس صرف اسی صورت میں آئی سی ای سے رابطہ کرے گی جب کسی شخص کو ایسے جرم میں گرفتار کیا جائے جس پر قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ واضح رہے کہ میئر نے کہا کہ انہوں نے یہ فیصلہ کرنے سے پہلے ٹیکساس کے نومنتخب گورنر لیفٹیننٹ گورنر اور کیلر وڈ سے مشورہ کیا تھا۔ ان کے مطابق اس اقدام کا مقصد پورے شہر میں خوف اور بے چینی کو کم کرنا ہے۔ انہوں نے مہاجرین سے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ انتخابات اہمیت رکھتے ہیں۔ میں یہ اقدام لوگوں پر مرہم رکھنے کا عمل شروع کرنے کے لیے کر رہا ہوں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ان کا انتظامی حکم نامہ ٹیکساس کے دیگر شہروں کے لیے بھی ایک مثال بنے گا۔ پریس کانفرنس میں ہیوسٹن پولیس چیف بے نوے ڈیاز بھی میئر کے ساتھ موجود تھے۔ انہوں نے بھی پالیسی کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ ان کا محکمہ اس پر مکمل درآمد شروع کر چکا ہے۔ نئے ضابطوں کے تحت معمولی ٹریفک خلاف ورزیوں پر روکے جانے والے افراد کو محض اس وجہ سے آئی سی ای کے حوالے نہیں کیا جائے گا کہ ان کے خلاف امیگریشن سے متعلق کوئی انتظامی وارنٹ موجود ہے۔ یہ فیصلہ اس پالیسی کو واپس لینے کے مترادف ہے جو ڈیمانڈ نے اپریل میں اس وقت کے ریپبلکن گورنر گریگ ایبٹ کے ہاتھ میں ہتھکڑی کی تھی۔ ایبٹ نے دھمکی دی تھی کہ اگر شہری پولیس اور آئی سی ای کے درمیان رابطے محدود کرنے سے متعلق نئی کونسل کا آرڈیننس واپس نہ لیا گیا تو ریاست عوامی تحفظ کے لیے دی جانے والی تقریباً 11 کروڑ ڈالر کی امداد روک سکتی ہے۔

جماعتِ اسلامی عثمان پور یونٹ کے زیرِ اہتمام درسِ قرآن کا انعقاد

سورہ طٰہٰ کے چھٹے رکوع میں حضرت موسیٰؑ کی دعوتِ حق اور فرعون کے تکبر و سرکشی سے اہم دعوتی اسباق



نئی دہلی (پریس ریلیز) جماعت اسلامی ہند عثمان پور یونٹ کے زیر اہتمام جامع مسجد الطاف حسین کے مکان پر درسِ قرآن کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں سورہ طٰہٰ کے چھٹے رکوع کا ترجمہ اور تشریح پیش کی گئی۔ درس کے دوران سورہ طٰہٰ کے چھٹے رکوع کی آیات کی روشنی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے درمیان پیش آنے والے واقعے پر تفصیل گفتگو کی گئی۔ درس دیتے ہوئے عبدالغفار نے بتایا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرعون کے سامنے حق کی دعوت پیش کی اور اسے اللہ کی وحدانیت اور اس کی بندگی کی طرف بلایا، لیکن فرعون نے اپنی سرکشی، غرور اور اقتدار کے نشے میں حق کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ اس موقع پر واضح کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حق کی دعوت پہنچانے کے لیے واضح نشانیاں اور معجزات عطا فرمائے، لیکن فرعون نے ان نشانیوں کو دیکھنے کے باوجود انکار اور مخالفت کا راستہ اختیار کیا۔ اس واقعے سے یہ سبق ملتا ہے کہ حق واضح ہو جانے کے بعد بھی تکبر اور اقتدار کی محبت انسان کو ہدایت سے محروم کر سکتی ہے۔ درس میں اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی کہ اہلِ ایمان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہیے اور باطل قوتوں کے سامنے حق بات کہنے سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔ موسیٰ علیہ السلام کی جدوجہد اس بات کی روشن مثال ہے کہ دعوتِ حق کے راستے میں مشکلات اور مخالفت کے باوجود ثابت قدم رہنا ضروری ہے۔ آخر میں شرکاء کو قرآن مجید کی تعلیمات کو سمجھنے، ان پر عمل کرنے اور اپنی زندگیوں میں دعوتِ دین کے جذبے کو پیدا کرنے کی ترغیب دی گئی۔

نشا بھگت کی موت کے معاملے میں بابولال مرانڈی نے ہیمنت سورین سے کیا جواب طلب

سی بی آئی جانچ کا مطالبہ کیا



رانچی (یو این آئی) جھارکھنڈ کے سابق وزیر اعلیٰ اور حزب اختلاف کے لیڈر بابولال مرانڈی نے نشا بھگت کی موت کے معاملے پر ریاست حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ مسٹر مرانڈی نے آج کہا کہ نشا بھگت کا قصور کیا تھا؟ ہیمنت سورین جی، جواب دیجیے! انتہا بھگت قبائلی سماج کے حقوق کی بات کرتی تھیں۔ کیا یہی ان کا قصور تھا؟ جس بیٹی نے دوسروں کے حقوق کے لیے آواز اٹھائی، جب اسے خود مدد کی ضرورت پڑی تو ریاست حکومت کی انتظامیہ کہاں تھی؟ آج نشا کی جدوجہد کرنے کی صلاحیت پر کون سوال اٹھا سکتا ہے؟ سوال تو اس انتظامیہ سے ہے جس کا فرض تھا کہ وہ ان کی فریاد سنے۔ نشا اپنی بات کہہ گئی ہیں۔ اب جواب دینے کی باری اقتدار میں بیٹھے لوگوں کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین جی، قبائلیوں کے ووٹ چاہیے ہوتے ہیں تو آپ ان کے دروازے تک پہنچ جاتے ہیں۔ آج اسی سماج کی ایک بیٹی کی موت پر آپ کے منہ سے دو لفظ کیوں نہیں نکل رہے ہیں؟ آپ کی رکن اسمبلی ابلیہ کلپنا سورین جلسوں میں قبائلی خواتین کے حقوق کی بات کرتی ہیں۔ کلپنا جی، اپنی خاموشی توڑیے۔ نشا کے خاندان کو بتایئے کہ ان کی بیٹی نے جو سوال اٹھائے تھے، ان کے جواب انہیں کب اور کیسے ملیں گے۔ تقریروں میں ظاہر کی گئی تشویش اور دکھ کی گھڑی میں اختیار کی گئی اس خاموشی کا فرق لوگ سمجھتے ہیں۔ مسٹر مرانڈی نے کہا کہ اسے ترکی کی جگہ کوئی دوسرا شخص ہوتا تو اب تک اسے بھی اسی طرح باہر گھوم کر بے شرمی سے بیان دینے کی اجازت دی جاتی؟

نشا بھگت کی موت 9 اکتوبر کو ہوئی تھی۔ وہ 23 سال کی تھیں اور بی ایڈ کی طالبہ تھیں۔ وہ ہفتہ کی صبح اپنے گھر سے کالج کے لیے نکلی تھیں، لیکن وہ کالج نہیں پہنچی۔ اس کی لاش اگلے دن ایک کھیت میں ملی۔ اس کے والد نے الزام لگایا تھا کہ نشا کو زندہ جلا دیا گیا۔ اس کے بعد سے ریاست میں سیاسی ہلچل مچی ہوئی ہے۔ بی جے پی نے اس معاملے کو لے کر ہیمنت سورین کی حکومت کو گھیرا ہوا ہے۔ بی جے پی کے کئی لیڈر نشا کے گھر جا چکے ہیں۔ بی جے پی کا کہنا ہے کہ نشا کو زبردستی زہر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس کی لاش کو جلا دیا گیا۔ بی جے پی کا الزام ہے کہ ریاست کی پولیس اس معاملے کو دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس کے برعکس جھارکھنڈ مکتی مورچہ کا کہنا ہے کہ نشا کی موت ایک حادثہ تھی۔ وہ ٹرین سے گر گئی تھی۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ بی جے پی اس معاملے کو سیاسی رنگ دینے کی کوشش کر رہی ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ پولیس نے اس معاملے کی تحقیقات کی ہیں اور اس کی رپورٹ عدالت میں پیش کی جا چکی ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ بی جے پی اس معاملے کو سیاسی فائدے کے لیے استعمال کر رہی ہے۔

وی ایچ پی کا کرناٹک حکومت سے تبدیلی مذہب مخالف قانون منسوخ نہ کرنے کا مطالبہ

بنگلورو (یو این آئی) وشو ہندو پریشد کرناٹک نے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کرناٹک تحفظ حق آزادی مذہب قانون 2022 کو منسوخ یا کمزور نہ کرے۔ تنظیم نے آرڈیننس پیش کرنے اور دیگر مذہبی تنظیموں کی جانب سے اس قانون کو واپس لینے کے مطالبے کی مخالفت کی ہے۔ وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار اور چیف سکریٹری شالنی رجنیش کو پیش کردہ ایک یادداشت میں وی ایچ پی اور مختلف سماجی تنظیموں کے نمائندوں نے حکومت سے اپیل کی کہ اس قانون کو برقرار رکھا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ قانون طاقت، دھوکہ دہی، غلط بیانی، جبر اور مالی یا مادی لالچ کے ذریعے مذہب کی تبدیلی کو روکنے کیلئے ضروری ہے۔ تنظیم نے مؤقف اختیار کیا کہ یہ قانون اپنی نوعیت میں سیکولر ہے اور کسی مخصوص مذہب کو نشانہ نہیں بناتا، بلکہ اس کا مقصد مذہب کی تبدیلی کے غیر قانونی طریقوں پر پابندی عائد کرنا ہے۔ قانون کی مخالفت پر سوال اٹھاتے ہوئے وی ایچ پی نے کہا کہ جبر اور دھوکہ دہی پر مبنی سرگرمیوں کو روکنے والے قانون پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ تنظیم نے خبردار کیا کہ قانون کو کمزور کرنے کی کوششوں سے سماجی ہم آہنگی متاثر ہو سکتی ہے اور امن و قانون کی صورتحال سے متعلق غیر ضروری مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس دلیل کی تردید کرتے ہوئے کہ مذہب کی تبدیلی مخالف قوانین کسی مخصوص سیاسی نظریے کے تحت بنائے گئے ہیں، وی ایچ پی نے دھاچل پردیش، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور اڑیسہ سمیت دیگر ریاستوں میں ایسے قوانین کی قانون سازی کی تاریخ کا حوالہ دیا۔ تنظیم نے نشاندہی کی کہ ہماچل پردیش کا مذہبی آزادی قانون 2006 میں کانگریس حکومت کے دور میں متعارف کرایا گیا تھا اور اسے اس وقت کے وزیر اعلیٰ ویر بھدر سنگھ کی قیادت والی حکومت نے منظور کیا تھا۔

پنجاب کا جیل قانون چندی گڑھ میں نافذ

نئی دہلی (یو این آئی) مرکزی حکومت نے پنجاب جیل و اصلاحی خدمات ایکٹ، 2026 کو مرکز کے زیر انتظام علاقے چندی گڑھ میں نافذ کر دیا ہے۔ مرکزی وزارت داخلہ کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق، اس کے تحت تین الربا قیدیوں کی منتقلی، جیلوں کی سلامتی، قیدیوں کی بازآبادکاری اور معذور قیدیوں کے لیے خصوصی حفاظتی اقدامات سے متعلق دفعات شامل کی گئی ہیں۔ ہندوستان کے گزٹ میں شائع نوٹیفکیشن کے ذریعے پنجاب تنظیم نو ایکٹ، 1966 کی دفعہ 87 کے تحت اس قانون کو چندی گڑھ میں نافذ کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے چندی گڑھ کے انتظامی ڈھانچے کے مطابق بعض ترامیم بھی کی گئی ہیں۔ ترمیم شدہ دفعات کے تحت آئین کے آرٹیکل 239 کے تحت صدر جمہوریہ کی جانب سے مقرر کردہ چندی گڑھ کے منتظم کو اس قانون کے تحت حکومت کو دیے گئے اختیارات حاصل ہوں گے۔ چندی گڑھ کے انسپکٹر جنرل جیل یا حکومت کی جانب سے نوٹیفائی کیا گیا کوئی دیگر افسر محکمہ جیل و اصلاحی انتظامیہ کا سربراہ ہوگا۔ قانون کی اہم دفعات میں چندی گڑھ اور دیگر ریاستوں یا مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے درمیان قیدیوں کی منتقلی بھی شامل ہے۔

راوت کا الزام: این سی پی میں اندرونی خلفشار عروج پر

ممبئی (یو این آئی) مہاراشٹر کے حکمراں مہایوتی اتحاد میں سیاسی اتحاد کے درمیان منگل راوت نے ریاستی حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اجیت پوار کی قیادت والی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی میں اندرونی طاقت کا توازن مکمل طور پر نوجوان رہنما پارتھ پوار کے حق میں مکمل ہو گیا ہے، جبکہ پارٹی کے سینئر اور بااثر رہنما محض نمائشی عہدوں تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے سنجے راوت نے دعویٰ کیا کہ سنیل تٹکرے اور پرفل پٹیل جیسے سینئر رہنماؤں کو مسلسل نظر انداز کیا جا رہا ہے اور پارٹی کے اندر بڑھتی ہوئی گھٹن کے باعث وہ بااثر اتحاد کی باتیں سیاسی حلقوں میں گردش کرنے لگی ہیں۔ قومی سیاست کے تناظر میں بات کرتے ہوئے راوت نے الزام لگایا کہ بی جے پی پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس سے قبل متنازعہ حد بندی بل منظور کرانے کے لیے ایوان پارلیمنٹ کی مطلوبہ تعداد حاصل کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ ان کے مطابق ای ڈی اور سی بی آئی کے ذریعے اپوزیشن رہنماؤں پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے حالات میں بی جے پی کو اپنے اتحادیوں کی ضرورت ہے، اس لیے وہ ان کے ساتھ کسی بھی قسم کی زیادتی سے گریز کرے گی۔ راوت کے مطابق ایکناتھ شندے کی شیو سینا اور اجیت پوار کی این سی پی کے درمیان بھی سب کچھ ٹھیک نہیں چل رہا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ شندے گروپ کے کئی ارکان اسمبلی اور ارکان پارلیمنٹ اپنی قیادت سے مطمئن نہیں ہیں اور وہ مناسب وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ راوت نے کہا کہ اجیت پوار کی پارٹی کے اندر بھی بے چینی پائی جاتی ہے، تاہم وہ کھل کر سامنے نہیں آ رہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ اتحاد ٹوٹتا ہے تو اس کا فائدہ کانگریس کو ہوگا، جو ریاست میں اپنی کھوئی ہوئی زمین دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ راوت نے کہا کہ ریاست میں اتحاد کی بنیاد پر انتخابات لڑنے کا فیصلہ ریاستی سطح پر ہوگا، تاہم حتمی فیصلہ دہلی میں ہی ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی رائے دہلی کی قیادت تک پہنچا دیں گے۔

وشاکھاپٹنم میں رشوت خوری کے معاملے میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر سمیت دو گرفتار: سی بی آئی

نئی دہلی (یو این آئی) مرکزی تحقیقاتی ایجنسی (سی بی آئی) نے وشاکھاپٹنم میں واقع پانت کوارنجان اسٹیشن (پی کیو ایس) کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور ایک نجی شخص کو ایک لاکھ روپے کی رشوت خوری کے معاملے میں گرفتار کیا ہے۔ یہ اسٹیشن بیرون ملک سے آنے اور جانے والے پرندوں کی جانچ کرتا ہے۔ سی بی آئی نے گزشتہ جمعہ کو اسٹیشن کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر سمیت دو افسران اور تین نجی افراد اور دیگر نامعلوم لوگوں کے خلاف رشوت مانگنے کے الزام میں مقدمہ درج کیا تھا۔ اس میں الزام لگایا گیا تھا کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر نے ایک نجی کمپنی کے نمائندوں کی کلیئرنس کے عوض رشوت طلب کی تھی۔ سی بی آئی نے 6 نومبر کو جال بچھا کر مرکزی اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو ایک نجی شخص سے ایک لاکھ روپے کی رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا اور یہ رقم اس کے قبضے سے برآمد کر لی۔ اس کے بعد اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور نجی شخص دونوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس کارروائی کے تحت ملزمین کے وشاکھاپٹنم، ظہیر آباد اور کرناٹک کے ضلع کولار کے تھیما ناپلی گاؤں میں واقع ٹھکانوں پر تلاشی مہم چلائی گئی۔ گرفتار ملزمین کو 7 نومبر کو وشاکھاپٹنم کی مجاز عدالت میں پیش کیا گیا۔ سی بی آئی نے بتایا کہ معاملے کی تحقیقات جاری ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ وزارت زراعت و کسانوں کی بہبود کے تحت کام کرنے والے ایسے اسٹیشن جانچ کا کام انجام دیتے ہیں۔ جب بیرون ملک سے کوئی پودے، بیج، پھل یا زرعی مصنوعات ہندوستان منگوائی جاتی ہیں یا یہاں سے بیرون ملک بھیجی جاتی ہیں تو یہ اسٹیشن ان کی مکمل جانچ کرتے ہیں۔ اس کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہوتا ہے کہ بیرون ملک سے آنے والی ان مصنوعات کے ساتھ کوئی خطرناک کیڑے، بیماریاں یا نقصان دہ پیکٹیریا ملک میں داخل نہ ہوں، جس سے یہاں کی فصلوں اور زراعت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

مولانا کلیم صدیقی تبدیلی مذہب معاملہ

مفتی قاضی جہانگیر اور عرفان شیخ کی رہائی کیلئے جمعیۃ علماء سپریم کورٹ سے رجوع ہوگی: مولانا حلیم اللہ قاسمی



کھنئی (پریس ریلیز) جبراً مذہب تبدیل کرانے کے الزام میں پکی عدالت سے عمر قید کی سزا پانے والے مشہور عالم دین مولانا کلیم صدیقی سمیت دیگر ملزمین کی ضمانت عرضداشتوں پر گذشتہ کل لکھنؤ بائیکورٹ کی دو رکنی بنچ نے فیصلہ صادر کر دیا اور مولانا کلیم صدیقی، کوثر عالم، محمد عمر گوتم، پرساد راجیشور کو بے عرف آدم، ڈاکٹر فراس عبداللہ، مفتی قاضی جہانگیر، عرفان شیخ اور صلاح الدین زین الدین شیخ کی ضمانت عرضداشتیں نامنظور کر دی جبکہ عدالت نے ملزمین کاجل ٹھاکر چودھری عرف عاطف، منیر پاندرا ول بھولا دھیر پانندہ عرف ارسلان مصطفیٰ، کوثر عالم، دھیرج گوتم راؤ چاندنی، عبداللہ عمر، سرفراز علی جعفری و دیگر ضمانتیں منظور کر دی ہے۔ اس مقدمہ کا سامنا کر رہے دو ملزمین مفتی قاضی جہانگیر اور عرفان شیخ کو قانونی امداد فراہم کرنے والی تنظیم جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کھنئی میں اخبار نویسوں کو بتایا کہ لکھنؤ ہائی کورٹ کا فیصلہ چونکا دینے والا ہے کیونکہ ایک جانب جہاں ہائی کورٹ کی دو رکنی بنچ کے جسٹس راجیش سنگھ چوہان اور جسٹس منوہر نارائن مشرا نے عمر قید کی سزا پانے والے چند ملزمین کی ضمانتیں منظور کی وہیں دوسری جانب عمر قید کی ہی سزا پانے والے مولانا کلیم صدیقی و دیگر ملزمین کی ضمانت عرضداشتیں یہ منظور کر دی جبکہ ٹرائل کورٹ نے ملزمین کو یکساں عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ اس مقدمہ کا سامنا کر رہے ملزمین کی رہائی ملزم عرفان شیخ کے ضمانت پر رہائی کے اس فیصلے سے ہوئی تھی جسے سپریم کورٹ آف انڈیا نے سب سے پہلے منظور کیا تھا۔ عرفان شیخ کے فیصلے کو نظیر بنا کر لکھنؤ ہائی کورٹ نے مولانا کلیم صدیقی و دیگر ملزمین کی ضمانتیں منظور کی تھیں۔ عرفان شیخ کے مقدمہ کی پیروی جو یہ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی کے تحت کی تھی اور سپریم کورٹ آف انڈیا میں سینئر ایڈوکیٹ متیو راکرشنن نے کامیاب پیروی کی تھی۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ لکھنؤ ہائی کورٹ کے حالیہ فیصلے کے تعلق سے صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا سید ارشد مدنی کی ہدایت پر سینئر ایڈوکیٹ متیو راکرشنن سے ایڈوکیٹ شاہد ندیم قانونی صلاح و مشورہ کر رہے ہیں اور دونوں کی تفصیلات کے بعد دفعی میں ایک خصوصی میٹنگ کا انعقاد بھی زیر غور ہے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے مزید کہا کہ یہ قانونی تبدیلی مذہب مقدمہ اجتماعی بوگس مقدمہ ہیں ہے، اس مقدمہ میں اپنی مرضی سے اسلام قبول کرنے والوں کو بھی ملزم بنایا گیا اور انہیں ٹرائل کورٹ سے سزا میں دلائی گئی۔ اسلام قبول کرنے والے ملزمین کی ضمانت عرضداشتیں ہائی کورٹ نے منظور کر لی ہے لہذا دیگر ملزمین (مفتی قاضی جہانگیر، عمر عرفان شیخ) کی بھی ضمانت پر رہائی کے لیے سپریم کورٹ آف انڈیا سے کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یوپی میں تبدیلی مذہب قانون بننے کے بعد سینکڑوں مقدمہ میں درج ہوئے تھے ان میں سے کوئی بھی مقدمہ یوپی حکومت ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ آف انڈیا میں جیت نہیں پائی ہے لیکن فرسودہ اسلاموفوبک نظام ملزمین کو وقت پر انصاف دلانے میں ناکام ثابت ہوا ہے لہذا سپریم